PUBLICATION : 06

حجاب

ہمارا دستوری حق ہے

مصنف:

سبطین رضا محشر مصباحی

حجاب ہمارا دستوری حق ہے۔ حجاب کے خلاف بڑھتی نفرت کو کیسے ختم کریں؟

PUBLISHED BY:

SUNNI RESEARCH FEDERATION

Powered by Tehreek Nizam e Mustafa

www.nizamemustafa.in

PUBLICATION NO: 06

ہمارا دستوری حق ہے

سبطین رضا محشر مصباحی

(کشن گنج بہار، اسلامک ریسرچ اسکالر البرکات)

سنی ریسرچ فیڈریشن

پیلی بھیت شریف ہند

Email:sunniresearchfederation@gmail.com
Contact us: +919675801762 | +919690609198

Research Topic:

HIJAB HAMARA DASTOORI HAQ HAI

Research Scholar:

SIBTAIN RAZA MISBAHI

Research ID:

FEB142022006

Language:

Urdu

Date:

FEB 14, 2021

Contact us:

+919675801762 | +919690609198

Published by:

Sunni Research Federation

ABOUT US:

Sunni Research Federation (SRF) is a group of young, talented and motivated research scholars from Ahlus Sunnah who, under the guidance of senior Sunni scholars, aim to promote the spirit of Research & Development in the community. Working for the 11-Point Objectives clearly mentioned in its manifesto we aim to propagate the true and peaceful teachings of Islam and combat the growing radicalization and extremism within the community as well. Our objectives are clear, to publicize truth and peace, and to bring people together in harmony.

Visit: https://www.nizamemustafa.in/

وطنِ عزیز بھارت مختلف تہذیبوں کا امین اور مختلف نظریات کا گہوارہ ہے جس میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ ملک کا آئین انسانی حقوق کا پاسدار مذہبی آزادی کا علم بردار اور مساوی حقوق کا گہر بار ہے جو رہنے والے تمام شہریوں کے حقوق کے تحفظ کی یکساں طور پر ضمانت فراہم کرتا ہے جس کی بنیادی خصوصیت ہی یہ ہے کہ آئین میں عوام الناس کو بالادستی حاصل ہے کسی اکثریتی طبقہ کو نہیں۔ تمام شہری باعتبار انسان یکساں حقوق کے مالک ہیں کسی قسم کی اونچ نیچ، چھوت چھات اور ادنی اعلی کی کوئی تفریق نہیں۔ تمام باشندے بلا تفریقِ مذہب وملت گنگا جمنا تہذیب کی مانند ایک جمہوریت کا اٹوٹ حصہ ہیں۔

مگر بھارت کی جمہوریت اور اس کے اقدار کی عملی نفاذ کی توضیحی تصاویر انتہائی بھیانک اور درناک ہے۔ بھارت کا بدلتا ہوا منظر نامہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کسی خاص مذہب کے فکر وخیال اور عقائد واعمال کو ملک کے استحکام اور یک جہتی کے نام پر ملک میں مسلط کیا جارہا ہے جس سے ہر ایک واقف ہے بتانے کی ضرورت نہیں۔ حقیقی تصویر بھی یہ ہے کہ دستورِ ہند کی بنیادی حقوق کی پامالی ہورہی ہے مذہبی آزادی سلب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ذات پات کے تنازعات کھڑے کرکے جمہوریت اور اقلیت کا گلا گھونٹا جارہا ہے۔ کبھی لو جہاد کی فرضی داستان سنا کر تو کہیں گھر واپسی جیسے نعروں سے، کبھی بھولاؤ دیش بچاؤ جیسی باتوں سے تو کبھی حبِ وطن کے سوال پوچھ کے، کبھی مسلمان ہونے کی وجہ سے پاکستان نوازی کا لیبل

لگا کر تو کبھی مساجد و مدارس پر حملے کر کے،اور کبھی رام کے نام پر کسی کو مجبور کر کے نعرے لگوا کر۔جب کہ بھارت کی آئین میں مذہبی آزادی اور مساوات کو بنیادی حق قرار دیا گیا ہے۔ایسا ہی معاملہ انتہاپسندوں کے ذریعہ کرناٹک کے اُڈپی میں پیش آیا۔

ان دنوں بھارت کے صوبہ کرناٹک کے سرکاری تعلیمی اداروں میں مسلم طالبات کے حجاب کے استعمال پر تنازعہ طول پکڑتا جارہاہے جب کہ اس سے پہلے مسلم طالبات حجاب ہی پہن کر آتی تھیں کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔مگر اچانک کرناٹک کے اُڈپی کے ایک سرکاری جونیئر کالج سے انتہا پسند زعفرانی سوچ کے زیرِ اثر طلبا کا احتجاج حجاب کی پابندی پر شروع ہوااور یہ معاملہ کندراپور بھی پہنچ گیامزید بیلگاؤں ہوتے ہوے بھدراوتی کے کالجوں تک پہنچ گیا جہاں مسلم طالبات کو کالج کے اندر حجاب پہن کر داخل ہونے سے روک دیا گیا۔اس کے برعکس زعفرانیت سوچ والے بھی زعفرانی شال لے کر کالجوں میں پہنچے اور حجاب پر پابندی کو لے کر بضد ہوگئے۔فی الحال معاملہ کرناٹک کے ہائی کورٹ میں زیرِ سماعت ہے جس کی سنوائی سہ رکنی بینچ کررہی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ مسلم طالبات کو وجہِ حجاب بتا کر تعلیمی اداروں میں ان کے داخلہ پر پابندی لگانا کہاں تک صحیح ہے؟!

مسلم بچیوں کے حجاب پر پابندی مسلمانوں کے مذہبی اور آئینی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور تعلیمی اداروں کے حکام کا اس طرح کا فیصلہ نہایت ہی شرمناک ہے۔ حجاب پر پابندی مسلمانوں کی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور عقل بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ قدرت کے ہر فعل میں پردہ کی رعایت ہے۔

سبھی جانتے ہیں کہ حجاب کا لفظ پردہ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ حجاب اسلامی شعار اور امت مسلمہ کا تشخص ہے حجاب محض سر پر ڈھانکے جانے والا کپڑا نہیں بلکہ مسلم پاکیزہ عورت کی شناخت اور عصمت کا محافظ ہے۔ حجاب اسلامی تعلیمات اور مسلم تہذیب کا اٹوٹ حصہ ہے جو مختلف قوموں میں مختلف ناموں سے رائج ہے۔ جیسے ہندوؤں میں آج بھی عورتیں کے سر پر گھونگھٹ لٹکانے کا رواج ہے نیز ہندو دھرم کی بنیادی کتابوں میں بھی پردہ کا واضح حکم ملتا ہے مگر پھر بھی کچھ لوگ حجاب کی مخالفت کرتے ہیں۔

غور کیا جائے تو معاملہ یہاں حجاب کا نہیں ہے بلکہ ایک تشخص کا ہے جو اس کی مخالفت اس لیے کر رہے ہیں کہ اس کو پہننے والی قوم مسلم کی طالبات ہیں تبھی تو زعفرانی شالوں سے لیس تھے۔ جس کے پس پشت عوامل اتر پردیش میں ووٹس کی ایک بھاری تعداد کو ایک خاص پارٹی کی طرف لبھانا ہے۔ زعفرانی انتہا پسند اس فکر و خیال میں مبتلا ہے کہ ہندوستان یعنی بھارت صرف ہندوؤں کا ملک ہے لہذا سبھی لوگ ہندتوا رسم و رواج پر چلیں۔

(1)۔ سرکاری تعلیمی اداروں میں حجاب یا نقاب پہننے پر کسی قسم کا کوئی سوال نہیں ہونا چاہیے۔ لباس کے انتخاب کا حق ایک آئینی حق ہے۔ بھارت کے آئین میں سبھی بھارتی کو اپنے مذہبی عقیدے و احکام پر چلنے کا حق، اپنی زبان بولنے کا حق، رسم الخط یا ثقافت کو محفوظ رکھنے کا حق بنیادی اور آئینی حق ہے۔ حجاب پہننا بھارتی آئین کے دفعہ 25 کے تحت بنیادی حقوق سے ہے۔ چناں چہ بھارتی آئین کے دفعہ 25 میں آزادی مذہب کے حوالے سے ہے **"تمام اشخاص کو آزادی ضمیر اور آزادی سے مذہب قبول۔ اس کی پیروی اور اس کی تبلیغ کرنے کا مساوی حق ہے بشرط کہ امن عامہ، اخلاق عاملہ اور صحتِ عامہ اس حصہ کی دیگر توضیعات متاثر نہ ہوں"** جب بھارت کا آئین تمام مذاہب و ادیان کے ماننے والوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی فراہم کرتا ہے تو کسی کو کسی کے کپڑے، وضع قطع اور لباس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ کسی کو حجاب پہننے سے روکا نہیں جا سکتا کیوں کہ یہ قوم مسلم کا بنیادی آئینی حق ہے کہ حجاب مسلم تہذیب کا اٹوٹ حصہ ہے اور اسلامی شعار بھی۔ سبھی کو اپنے کلچر اور پہچان کے ساتھ جینے کا پورا حق ہے، حجاب پہن کر مسلم طالبات کو کالج جانے پر روک دینا یہ بھارت کے آئین کے بنیادی حقوق مذہبی آزادی کے منافی ہے۔

(2)۔ معاملہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا، مشاہدہ ہے ہندو مذہب کے ماننے والے کسی بھی صورت میں اپنے کھانے کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ ہاتھوں پر دھاگے ماتھے پر تلک یا سندُور ضرور ہوتا ہے کالجز اور اسکولوں میں کلچرل فیسٹول مناتے ہیں۔ سوریہ نمسکار اور سرسوتی وندنا بھی کرتے

ہیں۔ مگر مسلم طالبات جب حجاب پہن کر جاتی ہیں تو زعفرانی فکر و خیال والوں کو تکلیفیں ہوتی ہیں شاید اندھ بھکتی میں اتنی شکتی نہیں رہی جس کی وجہ سے جمہوریت کو ایک نظریہ سمجھ رہے ہیں جب کہ جمہوریت ایک طریقۂ کار ہے جس میں ایک نہیں سبھی مذاہب کا خیال کیا گیا ہے۔

چناں چہ بھارت کے آئین دفعہ 29 میں بھارتی شہریوں کو اپنی زبان، رسم الخط اور ثقافت کو محفوظ رکھنے کے حوالے سے ہے **"بھارت کے علاقہ میں یا اس کے کسی حصہ میں رہنے والے شہریوں کے کسی طبقہ کو جس کی جداگانہ الگ زبان رسم الخط یا ثقافت ہو اس کو محفوظ رکھنے کا حق ہوگا"** حجاب مسلم شناخت کا اٹوٹ حصہ ہے اور مسلم قوم کی ثقافت بھی۔ پتا چلا حجاب پہننا مسلم طالبات کا آئینی حق ہے آئینی حق ہونے کی وجہ سے وجہِ حجاب بتا کر مسلم طالبات کو کالجز میں داخلہ پر روکنا انتہائی افسوس ناک فیصلہ ہے اور آئینی حقوق کی خلاف ورزی۔

(3)۔ کرناٹک میں فرقہ پرست طاقتیں مذہبی منافرت کو ہوا دینے کی کوشش کر رہی ہیں جس کے پیچھے ان کا مذموم مقصد مسلم طالبات کو تعلیم سے روکنا ہے۔ فرقہ پرستوں کو جس چیز کا ڈر ہے وہ تعلیم ہے۔ جہد کار مسلم لڑکیوں کو حجاب کی وجہ سے ہراساں کیا جا رہا ہے۔ جس کے لیے تعلیمی اداروں کے پرنسپل اور حکام کا سہارا لیا جا رہا ہے۔ جب کہ بھارت ایک سیکولر اسٹیٹ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مذہب محترم ہے ذات پات، رنگ و نسل کی بنیاد پر کسی بھی شہری کو بنیادی حقوق سے محروم نہیں کیا جائے گا جیسا کہ بھارت کے آئین دفعہ 15(1) میں واضح

طور پر ہے **"مملکت محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یاان میں سے کسی کی بناپر کسی شہری کے خلاف امتیاز نہیں برتے گی"**۔ لہذا مملکت کے زیرِ انتظام سرکاری تعلیمی اداروں میں حجاب پہننے والی مسلم طالبات کو صرف ان کی حجاب کو وجہ بتا کر داخلہ پر پابندی لگانا مسلمانوں کے مذہبی اور آئینی بنیادی حقوق کے خلاف ہے اور یہ انتہائی شرم ناک فیصلہ ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

(4)۔ کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو اس کو آئین یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنے لیے جس قسم کا لباس اختیار کرنا چاہے اختیار کر سکتا ہے سبھی مذاہب وادیان کے لوگ اپنی ذاتی آزادیوں اور مذہبی آزادیوں سے فائدہ حاصل کرتے ہیں جیسے براہمن اپنے حق کا استعمال کرتے ہوئے جینیو پہنتا ہے۔ ایک سیکھ اپنے سر پر پگڑی باندھتا ہے ایک ہندو اپنے ماتھے پر تلک لگاتا ہے۔ اور ایک مسلم طالبہ اپنی حق کا استعمال کرتے ہوئے حجاب پہنے اس سے انتہا پسندوں کو کیوں تکلیف؟!

مسلم طالبات کو ان کی ذاتی آزادی اور بنیادی حقوق کو برقرار رکھنے کی اجازت نہ دینے کا فیصلہ شہریوں میں موجودہ حکومت کے تئیں عدم اطمینان پیدا کر رہا ہے۔ جب کہ آئین میں درج بنیادی حق کا آرٹیکل 21 ذاتی اور شخصی آزادیوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے جیسا آرٹیکل 21 میں ہے **"کسی شخص کو اس کی جان یا شخصی آزادی سے قانون کے ذریعے قائم کیے ہوئے ضابطہ کے**

سوا کسی اور طریقہ سے محروم نہ کیا جاۓ گا" واضح ہوا مسلم طالبات کو حجاب پہننے سے روکنا اور کالج آنے پر داخلہ پر پابندی لگانا یہ اصل میں بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے جس کی خلاف ورزی اصل میں دستورِ ہند کی خلاف ورزی ہے۔

(5)۔دی ہندو نیوز ویب سائٹ کی رپورٹ کے مطابق بھارت میں عورتیں60% پردہ، گھونگھٹ،اور حجاب استعمال کرتی ہیں۔سب سے بڑی تعداد راجستھان میں جہاں96% پھر بہار میں91% پھر ہریانہ و مدھیہ پردیش میں88% فیصد ہے جب کہ ان ریاستوں میں مسلم آبادی9.0%،16.9%،7%،اور6.6%فیصد ہے۔ان کے خلاف زعفرانی فکر کے لوگ اور سنگھی پروردہ کب بولیں گے؟!ہر ملک کی فضائی میز بانوں کی اپنی یونیفارم ہے آرمی کی اپنی یونیفارم ہے پولیس کی اپنی یونیفارم ہے ان سب پر نہ تو کسی نے حرفِ سوال کیا اور نہ ہی نکتہ چینی۔مگر اعتراض صرف مسلم طالبات کی حجاب ہی پر کیوں؟!کسی بھی مذہب کے افراد کے ساتھ امتیازی سلوک چھوت چھات برتنا انتہائی شرمناک بات ہے اور دستورِ ہند کے خلاف بھی ہے۔بھارت کے آئین دفعہ 17 میں کسی بھی بھارتی شہری سے چھوت چھات سے ممانعت مذکور ہے جیسا کہ دفعہ 17 میں ہے کہ **"چھوت چھات کا خاتمہ کیا جاتا ہے اور کسی بھی شکل میں اس پر عمل کی ممانعت ہے"** معلوم ہوا کہ حجاب صرف مسلم شناخت اور تہذیب کا حصہ نہیں بلکہ پورے بھارتی تہذیب کا حصہ ہے مگر افسوس ہے انتہا پسند افراد کی شہ پر جو کالج

انتظامیہ کے ذریعے لگاتار مسلم طالبات کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ حجاب اتار کر کالج میں داخل ہوں۔

اس سے پہلے کہ حجاب کے خلاف منفی فکر و خیال مزید تعلیمی اداروں یونیورسٹیوں اور انسٹیٹیوٹ کے اندرونی پالیسی کا حصہ بن جائیں مؤثر طور پر دستورِ ہند کے دیے گئے بنیادی حقوق کا تذکرہ عوام وخواص میں کریں۔اور ہو سکے تو فرقہ پرستوں کو منہ توڑ جواب انھیں کی کتابوں سے دیں اور حجاب کی ضروریات کو دکھائیں۔

مگر پہلے حجاب (پردہ) پر مخالفت کرنے والوں کا تنقیدی جائزہ عقلی نقلی اور اصلی طور پر ضروری ہے تاکہ کس کو کیسا جواب دینا ہے صحیح طریقے سے دیا جاسکے۔

مندرجہ ذیل طریقۂ کار کے ذریعے اگر علما، شعرا، خطبا اور گاؤں کے ذمہ داران حجاب کے خلاف منفی رجحان وخیال کو مؤثر طور پر بلند کریں تو حجاب کے خلاف نفرت کو ختم کیا جاسکتا ہے اور فرقہ پرستوں کو دندان شکن جواب دیا جاسکتا ہے۔

بنیادی طورپر جان لیں کہ ملک کے طول وعرض میں حجاب کو لے کر مخالفت کرنے والے لوگ تین طرح کے ہیں۔

(1)۔پہلا کچھ لوگ حجاب کو روایت سمجھ کر اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

(2)۔کچھ لوگ حجاب کو دین اسلام کا حکم سمجھ کر حجاب کی مخالفت کرتے ہیں۔

(3)۔اور کچھ لوگ حجاب کو خواتین پر قید تصور کرتے ہوے اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

تقسیم کردہ سبھی لوگوں کی ذہنی اور فکری اصلاح کی جاسکتی ہے۔

(1) جو لوگ حجاب کی مخالفت روایت سمجھ کر کرتے ہیں ان کو عقلی پیمانے پر اتار کر سمجھایا جائے کہ " حجاب (پردہ) صرف روایتاً مسلم طالبات نہیں پہنتی بلکہ ہر دھرم میں پردہ کی رعایت اور تاکید کی گئی ہے۔درختوں کو ہرے بھرے پتوں کا پردہ ہے، پہاڑوں کو سبز و شادابگی کا پردہ ہے،انسانوں کو پردۂ عدم سے نکال پردۂ رحم میں پرورش پردہ ہے، غرض کہ پوری کائنات میں پردہ کی رعایت مرکوز ہے۔

(2)۔دوسرے قسم کے لوگ جو حجاب کی مخالفت اس لیے کرتے ہیں کہ یہ اسلام کا حکم ہے ایسے لوگوں کو انھیں ہی کی گھر کا آئینہ دکھاکر خاموش کیا جاسکتا ہے۔مثال کے طور پر مخالفت کرنے والا اگر ہندو تو انھیں بتایا جائیں کہ "ہندو دھرم میں بھی پردہ سے متعلق واضح احکام ہیں جس کی موجودہ مثال گھونگھٹ ہے،رِگ وید میں پردہ اور حجاب سے متعلق واضح طور حکم ہے:

ओ3म् अधः पश्यस्व मोपरि सन्तरां पादकौ हर।

मा ते कशप्लकौ दृशन् स्त्री हि ब्रह्मा बभूविथ।।

(ऋग्वेद 8.33.19)

शब्दार्थ- हे नारि! (अधः पश्यस्व) नीचे देख (मा उपरि) ऊपर मत देख। (पादकौ सन्तरां हर) दोनों पैरों को ठीक प्रकार से एकत्र करके रख। (ते कशप्लकौ) तेरे कशप्लक अर्थात् दोनों स्तन, पीठ और पेट, नितम्ब, दोनों जांघें और दोनों पिण्डलियाँ (मा दृशन्) दिखाई न दें। यह सब कुछ किसलिए? (हि) क्योंकि (स्त्री) स्त्री (ब्रह्मा) ब्रह्मा, निर्माणकर्त्री (बभूविथ) हुई है।

भावार्थ- मन्त्र में नारी के शील का बहुत ही सुन्दर चित्रण किया गया है। प्रत्येक स्त्री को इन गुणों को अपने जीवन में धारण करना चाहिए। स्त्रियों को अपनी दृष्टि सदा नीचे रखनी चाहिए, ऊपर नहीं। नीचे दृष्टि रखना लज्जा और शालीनता का चिह्न है। ऊपर देखना निर्लज्जता और अशालीनता का द्योतक है। स्त्रियों को चलते समय दोनों पैरों को मिलाकर बड़ी सावधानी से चलना चाहिए। इठलाते हुए, मटकते हुए, हाव-भाव का प्रदर्शन करते हुए, चंचलता और चपलता से नहीं चलना चाहिए नारियों को वस्त्र इस प्रकार धारण करने चाहिएं कि उनके स्तन, पेट, पीठ, जंघाएँ, पिण्डलियाँ आदि दिखाई न दें। अपने अंगों का प्रदर्शन करना विलासिता और लम्पटता का द्योतक है।

انھیں بتایا جائے ہر معاشرہ میں مذہبی اور ثقافتی نمونہ کی ایک قسم لباس ہے جیسے ہندوؤں میں دھوتی، جینیو اور ماتھے پر تلک۔ سکھوں میں پینٹ اور پگڑی ایسے ہی حجاب ایک اسلامی شعار اور پردہ ہے۔

(3)۔ تیسری قسم کے لوگ جو حجاب کی مخالفت اس لیے کرتے ہیں کہ پردہ عورتوں پر قید کی مانند ہے۔ یہ لوگ دراصل اہلِ مغرب کی تقلید کرنے والے اور نئے مذہبی روشن خیال ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی ذہنی اور فکری تصحیح اصلاًیہ کہہ کر کی جاسکتی ہے کہ پردہ کا مطلب عورتوں کو دبا کر رکھنا ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ پبلک بمقابلہ پرائیویٹ کا معاملہ ہے۔ مغرب نے عورت کو آزاد چھوڑ کر جنسِ بازار بنادیا ہے جب کہ اسلام نے عورت کو صرف ایک مخصوص مرد کے واسطے خاص کیا ہے جس کے ساتھ رشتۂ ازدواج ہوناطے پایا ہے کوئی ذی ہوش منداس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ حجاب (پردہ) عورتوں کے سماجی ملنے، جلنے، ملازمت یا تجارت کی راہ میں حائل نہیں بلکہ ایک عورت پردہ کرکے ہر جگہ جاسکتی ہے۔

ایک عورت کا اصل حسن ہی پردہ ہے جو عورتیں پردہ کرتی ہیں انھیں اپنے آپ پر فخر ہونا چاہیے کہ دنیا میں بہت سی کتابیں ہیں مگر غلاف صرف قرآن پاک کو ہی چڑھایا جاتا ہے۔ شکر ہے اس پروردگار کا جس نے دینِ اسلام جیسی نعمت سے نوازا اور ایسی شریعت دی جس میں عمدہ اخلاق اور کردار و پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیم ہے۔ موجودہ وقت کے تناظر میں بقول حضرت علامہ ڈاکٹر غلام زرقانی صاحب **'حجاب کے خلاف بڑھنے والی نفرت کا سب سے بڑا مؤثر جواب یہ ہے کہ ساری مسلمان عورتیں حجاب لازمی پہنیں'** اس پر عمل ضرور کریں، سماجی، صوبائی اور ملکی سطح پر بتائے گئے طریقۂ کار کو عمل میں لائیں ان شاءاللہ بڑھتی حجاب کے خلاف نفرت میں نتائج اچھے برآمد ہوں گے اور کرناٹک کی انقلابی شہزادی مسکان کے جذبہ و جرأت ایمانی قابل

داد و دید ہے۔ کرناٹک کے ریاستی حکومت سے درخواست ہے کہ شہریوں کو ان کے آئینی حقوق کی ضمانت دے اور خلاف ورزی کی صورت میں فوری اصلاحی اقدامات کرے۔

ABOUT US:

Sunni Research Federation (SRF) is a group of young, talented and motivated research scholars from Ahlus Sunnah who, under the guidance of senior Sunni scholars, aim to promote the spirit of Research & Development in the community. Working for the 11-Point Objectives clearly mentioned in its manifesto we aim to propagate the true and peaceful teachings of Islam and combat the growing radicalization and extremism within the community as well. Our objectives are clear, to publicize truth and peace, and to bring people together in harmony.

WWW.NIZAMEMUSTAFA.IN

PUBLISHED BY:

SUNNI RESEARCH FEDERATION

Powered by Tehreek Nizam e Mustafa

PILIBHIT[UTTARA PRADESH] INDIA

CONTACT US: 9675801762, 9720315389